۲۰۰۶ء
۱۴۲۷ھ

ترمذی شریف۔

سوال نمبر ۱:

جواب۔ ترجمہ:

نبی پاک ﷺ نے فرمایا جس نے حاصل کیا مال اس پر زکوٰۃ نہیں یہاں تک کہ اس پر سال گزر جائے۔

الف:۔ حاصل کیے ہوئے مال کی دو صورتیں ہیں۔

نمبر ۱:۔ دوران سال حاصل ہونے والا مال پہلے مال کا نتیجہ اور ثمرہ اور پیداوار ہو مثلاً تجارت کا نفع ہو۔ جانور کے بچے ہوں۔

نمبر ۲:۔ پہلے مال کا منافع نہ ہو مثلاً وراثت میں مال آئے کوئی اسے ہبہ کرے پہلی مستفاد میں ہمارا اور امام شافعی کا اتفاق ہے کہ اس پر نیا سال گزرنا ضروری نہیں بلکہ وہی جاری سال جب مکمل ہوگا تو زکوٰۃ دے گا

(نمبر ۲) دوسرے میں امام شافعی نے کہا اس پر نیا سال گزرنا ضروری ہے۔ ہمارے ائمہ نے کہا وہی پہلے والا سال مکمل ہوگا تو زکوٰۃ دی جائے گی۔

حدیث کا جواب۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس نے دوران سال اتنا مال کمایا کہ اس سے پہلے اس کے پاس جو مال تھا نصاب سے کم تھا ایسی صورت میں کمائے ہوئے مال پر جو بقدر نصاب ہے زکوٰۃ نہیں سال گزرے گا تو زکوٰۃ ہوگی۔

سوال نمبر ۲

جواب۔ ترجمہ:

(الف) رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ہم سے فرمایا تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا۔ کھڑے ہو کر اس کا جنازہ پڑھو ہم کھڑے ہوئے ہم نے صف بنائی جس طرح میت پر صف بنائی جاتی ہے اور ہم نے اس کا جنازہ پڑھا جس طرح میت کا پڑھا جاتا ہے۔

(ب)

امام شافعی نے کہا غائبانہ جنازہ جائز ہے ہمارے ائمہ اور

امام مالک نے کہا جائز نہیں۔
حدیث مذکورامام شافعی کی دلیل ہے ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ جبرائیل نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پردہ ہٹا کر نجاشی کی میت سامنے کر دی وہ جنازہ غائبانہ نہ تھا۔ نیز۔ نجاشی کے علاوہ بہت سارے صحابہ دیار غیر میں شہید ہوئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کا جنازہ نہیں پڑھایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نجاشی کا خصوصاً جنازہ پڑھانے میں حکمت یہ تھی کہ اس کی رعایا عیسائی تھی انھوں نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا تھا اس لیے آپ نے پڑھا

سوال نمبر ۳

جواب۔ الف

ترجمہ:۔ حضرت عائشہ نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھاتے پھر عورتیں واپس جاتیں الغفاری نے کہا عورتیں کپڑوں میں لپٹ کر واپس جاتیں تو اندھیرے کی وجہ سے انہیں نہیں پہچانا جاتا۔

(ب)

ہمارے نزدیک صبح کی نماز روشنی میں ادا کرنا افضل ہے باقی ائمہ کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے ہماری دلیل اس سے آگے والی حدیث ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کی نماز روشنی میں پڑھو کہ اس میں ثواب زیادہ ہوتا ہے نیز۔ روشنی میں پڑھنے سے لوگ زیادہ سے زیادہ جماعت میں شامل ہوں گے

سوال نمبر ۴

جواب۔ الف

ترجمہ:۔ میں فاطمہ بنت قیس کے پاس گیا میں نے اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلے کے بارے پوچھا تو اس نے کہا کہ اسے اس کے خاوند نے پکی طلاق دے دی اس نے اس کے ساتھ رہائش

اور خرچے کے بارے جھگڑا کیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کیلئے رہائش اور خرچہ مقرر فرمایا۔

(ب)

جس عورت کو تین طلاقیں دی گئیں اور وہ حاملہ تھی امام شافعی نے کہا اس کو رہائش ملے گی لیکن خرچہ نہیں ملے گا امام احمد نے کہا غیر حاملہ کو دونوں نہیں ملیں گے امام مالک نے کہا رہائش ہوگی اور خرچہ بھی ہوگا۔ ائمہ حنفیہ نے کہا خرچہ اور رہائش دونوں ملیں گے۔
ہم حدیث کا یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ قرآن کے معارض ہے اللہ نے فرمایا (لینفق ذو سعۃ من سعتہ) دوسری آیت میں فرمایا (اسکنوھن من حیث سکنتم من وجدکم) نیز۔ عمر فاروق نے اس حدیث کو رد کر دیا تھا اور فرمایا تھا ہم ایک عورت کی بات پر کتاب اللہ اور سنت رسول نہیں چھوڑ سکتے امام شافعی کی دلیل رہائش میں یہ ہے اللہ تعالی نے فرمایا (لا تخرجوھن من بیوتھن) اور خرچہ میں یہی حدیث دلیل ہے
۔ مطلقہ ثلاثہ جو حاملہ ہو۔ ہمارے نزدیک اس کیلئے رہائش و خرچہ دونوں ہیں امام شافعی کے نزدیک کچھ بھی نہیں۔

سوال نمبر ۵

جواب۔ الف

ترجمہ:۔ ایک آدمی نے عرض کی یارسول اللہ میری ماں فوت ہوگئی اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو اس کو فائدہ ہوگا آپ نے فرمایا ہاں تو اس نے کہا میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے باغ اس کی طرف سے صدقہ کیا۔

(ب)

اہلسنت نے کہا مالی عبادت ہو، بدنی ہو یا مشترک ہو اس کا ثواب اگر کسی میت کو دیا جائے تو وہ پہنچتا ہے اس پر بہت سارے دلائل ہیں: نمبر ۱۔ یہی حدیث نمبر ۲۔ حضرت

عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے بھائی عبدالرحمن کی طرف سے بہت سارے غلام آزاد کیے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اپنے مردوں کی طرف سے صدقہ کا حکم ہی نہیں بلکہ ترغیب دی تھی۔
معتزلہ نے اس کا انکار کیا ان کی دلیل یہ آیت ہے (لیس للانسان الا ما سعی) ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ آیت کفار کے بارے میں ہے دوسرا جواب یہ ہے قرآن کی دوسری آیتیں اور بہت ساری احادیث ثواب ہونے اور ایصال ثواب کو ثابت کرتی ہیں لہذا وہ اس کے لیے ناسخ بنیں گی۔

الجزء الثانی:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں روزہ دار کا روزہ نہیں توڑتیں سینگی لگوانا۔ قے کرنا۔ اور احتلام۔ امام احمد نے کہا حجامت کرانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے باقی ائمہ کے نزدیک حجامت کرانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہمارا مذہب بھی یہی ہے اور سینگی لگوانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا اور یہ حدیث ہماری دلیل ہے۔

حل پرچہ از افادات استاد عبدالرشید صاحب ترمذی شریف

سنۃ ۲۰۰۷

السوال الاول الف

حسن اسکو کہتے ہیں جس کے راویوں میں صفت ضبط صحیح والے راویوں سے کم ہو۔ صحیح اور حسن میں تباین ہے لیکن حسن اور صحیح دونوں کو جمع کر کے تساوی کی طرف اشارہ کیا۔ اسکے کئی جواب ہیں۔
درمیان میں او مقدر ہے یا ترمذی نے تردد کی طرف اشارہ کیا یا محدثین کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا۔ یا یہ معنی ہے ایک سند کے لحاظ سے حسن دوسری کے لحاظ سے صحیح۔

ب

تحویل۔
ایک سند سے دوسری کی طرف منتقل ہوتے وقت درمیان میں لفظ ح لکھ دیتے ہیں جو اشارہ ہوتا ہے تحویل کی طرف۔
اسکی دو قسمیں ہیں نمبر ۱۔ کبھی تحویل سند کے کچھ حصے میں ہو یعنی ح مکمل سند کے بعد نہ لکھا جائے سند کی تکمیل سے پہلے تحویل ہو نمبر ۲۔ تحویل پوری سند ذکر کرنے کے بعد ہو۔

السوال الثانی۔ الف۔

ترجمہ۔
نبی پاک نے فرمایا نماز وضو کے بغیر قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی صدقہ خیانت کے ساتھ قبول کیا جاتا ہے۔

مطلب۔
یہاں قبول صحت کے معنی میں ہے یہاں معنی ہے نماز وضو کے بغیر صحیح ہی نہیں ہوگی قبول اور صحت میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے صحت قبول کے بغیر پائی جاتی ہے جبکہ قبول صحت کے بغیر نہیں پایا جاتا۔

ب

امام ابوحنیفہ سے ایک روایت کے مطابق فاقد الطہورین نمازیوں والی شکل اور کیفیت اختیار کرے یعنی قرأت وغیرہ نہ کرے رکوع سجدہ کرے۔

امام مالک نے کہا نماز نہ پڑھے۔ امام احمد نے کہا پڑھے۔

شافعیوں سے کئی قول میں ایک قول یہ ہے کہ ابھی ادا کرے بعد میں قضاء کرے۔

ہمارے مذہب پر دلائل۔

نمبر۱۔ عورت کو رمضان کے دن میں حیض آ گیا اور اس نے روزہ رکھے ہوئے تھا روزہ تو اس کا ٹوٹ گیا لیکن وہ سارا دن کھانے پینے سے احتراز کرے۔ اب یہاں اس کو تشبہ بالصائم کا حکم دیا گیا۔

نمبر۲۔ جس نے اپنا حج توڑ دیا اس کیلئے حکم ہے کہ وہ حج والے کام کرتا رہے لیکن آئندہ سال حج قضاء کرے تو اب حج میں بھی تشبہ کا حکم ہے۔ ان دونوں پر قیاس کر کے فاقد الطہورین کو تشبہ بالمصلی کا حکم دیا جائے گا۔

ج

مال حرام سے صدقہ کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور اس صدقے پر ثواب کی امید رکھنا اور گناہ ہے۔ تاہم اگر اس پر کوئی کفارہ وغیرہ تھا حرام مال سے وہ کفارہ ادا کیا تو ادا ہو جائے گا۔

د

اس کا مطلب یہ ہے ترمذی نے دو شیخ سے حدیث لی ایک کے الفاظ تو بیان کر دیے دوسرے کے الفاظ بیان کر رہے ہیں کہ ھناد کی حدیث کے الفاظ یہ ہیں "لا تقبل صلوۃ الا بطہور"

السوال الثالث۔

ترجمہ۔ حضرت ابوذر سے روایت کی گئی نبی پاک کے ساتھ ایک سفر میں حضرت بلال تھے انہوں نے تکبیر کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا ٹھنڈا کر پھر ارادہ کیا فرمایا ٹھنڈا کر ظہر میں کہا دیکھا ہم نے ٹیلوں کے سائے پھر کھڑے ہوئے اور نماز پڑھائی۔ فرمایا سخت گرمی دوزخ کی ہوا کی وجہ سے ہے

اس کا مطلب یہ ہے کہ دوزخ کو اللہ تعالیٰ نے دو سانس نکالنے کی اجازت دی
ایک گرمیوں میں ایک سردیوں میں گرمیوں میں جو سانس نکالتی ہے اسکی
وجہ سے سخت گرمی پھیل جاتی ہے تو سخت گرمی دوزخ کے سانس کا اثر
ہے لہذا اس وقت میں نماز پڑھنے سے گریز کیا جائے۔

ب

یہ جزء اشارۃ السنن ۲۰۰۸ء کے سوال نمبر۲ میں حل ہو چکی ہے
ملاحظہ فرمائیں۔ **ج** یہ بھی وہاں پر حل ہے۔

السوال الرابع۔

ترجمہ۔

روایت کی گئی وائل بن حجر سے کہا میں نے نبی پاک سے سنا آپ نے
غیر المغضوب الخ پڑھا اور آمین فرمایا بلند آواز کے ساتھ۔
ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جہری نمازوں میں آمین زور سے کہی جائے ہمارے
نزدیک آمین آہستہ کہی جائے۔

ہمارے دلائل۔

نمبر۱۔ ترمذی کی وہ حدیث ہے جس میں ہے نبی پاک نے آمین آہستہ
فرمائی۔ **نمبر۲۔** آپ نے فرمایا جب امام ولا الضالین کہے تم آمین کہو۔
اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ امام ولا الضالین کے بعد آمین آہستہ کہا کرے
گا۔ ورنہ آمین کو ولا الضالین کے ساتھ نہیں بلکہ آمین کے ساتھ معلق فرماتے
اور یوں فرماتے جب امام زور سے آمین کہے تم بھی زور سے آمین کہو۔
نمبر۳۔ آمین دعا ہے جیسے کہ بخاری میں ہے اور دعا کیلئے قرآن میں فرمایا
"ادعوا ربکم تضرعا وخفیہ"
اس حدیث کا ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ آپ نے بیان جواز کیلئے فرمایا۔
آمین۔ نون کی شد کے بغیر اسم فعل کا صیغہ ہے اس کا معنی ہے استجب
(قبول فرما)

السوال الخامس (الجزء الاول)

ترجمہ. الف

نبی پاک نے فرمایا جس نے دودھ روکا ہوا جانور خریدا اسے اختیار ہے جب اس کا دودھ نکالے اگر چاہے تو واپس کر دے اور اس کے ساتھ ایک صاع کھجور ہو۔

ب

یہ حدیث مذہب حنفی کے موافق نہیں ہمارا مذہب یہ ہے مصراۃ کو خریدتے وقت اگر خیار شرط نہ تھا تو محض دودھ کم ہونے کی وجہ سے واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا۔ اگر خیار شرط تھا تو پھر جانور واپس کر سکتا ہے لیکن ایک صاع کھجور دینے کا حکم نہیں باقی ائمہ ایک صاع کھجور دینے کو لازم قرار دیتے ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ کم ضروری نہیں۔

اس حدیث کے کئی جواب ہیں۔

نمبر۱. نبی پاک نے فرمایا الخراج بالضمان اگر صاع کھجور کو ضروری قرار دیا جائے تو خریدار نے مصراۃ کی جو خوراک کی چارہ وغیرہ دیا اس کا اسے کیا ملے گا۔

نمبر۲ صاع کھجور دودھ کا بدل نہیں بن سکتا ایک تو اس لیے کہ نہ یہ صورۃ اس کا بدل ہے اور نہ قیمۃ اور بدل یہ دو ہی چلتے ہیں۔ قرآن پاک میں فرمایا "فجزاءٌ مثل ما قتل من النعم"

نمبر۳ ضروری نہیں کہ دودھ اتنا ہی ہو کہ اس کی مالیت ایک صاع کھجور ہے دودھ کے اس سے کم یا زیادہ ہونے کا امکان ہے چونکہ یہ حدیث اس قیاس کے خلاف ہے جو قرآن سے مستنبط ہے۔ اور اس حدیث میں اضطراب بھی ہے لہذا ان وجوہات کی بناء پر اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔

الجزء الثانی الف ترجمہ۔ سعید بن یزید نے کہا میں نے حضرت انس سے کہا کیا نبی پاک اپنے جوتوں میں نماز پڑھتے تھے فرمایا ہاں۔

ب. جی ہاں جوتا پاک ہو اور کھڑا ہو سجدے اور رکعات کی میں بیٹھنے کی جو مستحب کیفیت ہے پاؤں کو اس کے مطابق رکھ سکے تو جوتا پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے۔ لہذا یہ حدیث جوتا پہن کر نماز پڑھنے کے جواز پر دلیل ہے۔

حل پرچہ ترمذی سنہ 2009ء

سوال نمبر 1 الف

ترجمہ:-

ایک آدمی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مہمان ہوا حکم دیا آپ نے اس کے لیئے زرد چادر کا وہ اس میں سویا اسے احتلام ہوا اس نے شرم کیا کہ وہ چادر آپ کی طرف بھیجے جبکہ اس میں منی کا اثر ہو اسے پانی میں ڈبویا پھر آپ کی طرف بھیجا حالانکہ تو کہا ہمارا کپڑا کیوں خراب کیا اسے کافی تھا کہ اس کو اپنی انگلیوں کے ساتھ ملتا میں نے اسے بارہا منی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے کپڑے سے اپنی انگلیوں کے ساتھ کھرچا۔

(ب)

امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک منی پاک ہے۔

امام مالک اور امام ابو حنیفہ کے نزدیک منی پلید ہے۔

احناف کی دلیل:-

یہی حدیث ہے۔

امام شافعی کی دلیل:-

منی سے پیغمبرانِ کرام اور صالحین کی پیدائش ہے لہذا اسے پاک ہونا چاہیئے۔

(ج)

منی:- منی وہ گاڑھا پانی ہے جو جماع یا شہوت وغیرہ کی حالت میں ٹپکے۔

مذی:- مذی وہ گاڑھا پانی ہے جو بوس و کنار اور جماع کا تصور کرنے کی صورت میں نکلے

ودی:- وہ گاڑھا پانی جو پیشاب کے بعد آئے۔

(ح)

فرک:- انگلی، ناخن کے ساتھ کھرچنا۔

حک، حت:-

لکڑی کے ساتھ کھرچنا۔

سوال نمبر 2

مغرب کا اول وقت جب سورج ڈوبے اور اس کا آخری وقت جب شفق غائب ہو جائے۔

الف

صبح کا مستحب ٹائم ہمارے نزدیک روشنی میں پڑھنا۔

امام شافعی کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا۔

ظہر کا مستحب ٹائم گرمیوں میں ٹھنڈا کر کے پڑھنا سردیوں میں جلدی پڑھنا مستحب ہے

عصر ہر موسم میں دیر سے پڑھنا مستحب ہے

مغرب ہر موسم میں جلدی پڑھنا مستحب ہے

عشاء ہر موسم میں رات کی تہائی تک موخر کرنا مستحب ہے

امام شافعی کے نزدیک تمام نمازوں کو اول وقت میں پڑھنا افضل ہے:

(ب)

ائمہ ثلاثہ اور صاحبین:-

ائمہ ثلاثہ اور صاحبین کے نزدیک شفق سرخی ہے جو سورج ڈوبنے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

دلیل:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفق سرخی ہے:

دار قطنی نے روایت کیا

احناف :-

امام ابو حنیفہ کے نزدیک شفق سے مراد وہ سفیدی ہے جو سرخی ختم ہونے کے بعد ظاہر ہوتی ہے۔

دلیل :-

صدیق اکبر، معاذ بن جبل، حضرت عائشہ کا مختار یہی ہے اور اکثر ارباب لغت نے اسی کو اختیار کیا۔

سوال نمبر ۵

حضرت جابر نے عبدالرحمن کو خبر دی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدوں میں سے دو آدمیوں کو ایک کپڑے میں جمع کر کے فرماتے ان میں سے کون زیادہ قرآن یاد کرنے والا ہے جب آپ کو کسی ایک کی طرف اشارہ کیا جاتا تو اسے لحد میں پہلے رکھتے پھر فرماتے میں ان سب پر گواہ ہوں قیامت کے دن اور حکم دیا ان کو دفن کرنے کا ان کے خونوں میں اور ان کا جنازہ نہ پڑھایا اور نہ ہی انہیں غسل دیا گیا۔

(ب)

جن حدیثوں میں جنازہ نہ پڑھنے کا ذکر ہے وہ منسوخ ہیں کیونکہ بخاری وغیرہ میں تصریح ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وفات سے کچھ عرصہ پہلے اُحد کے قبرستان گئے اور ان پر جنازہ پڑھا اور دعا کی۔

(ج)

امام شافعی نے کہا شہید کا جنازہ نہ پڑھا جائے۔

امام احمد نے کہا جنازہ پڑھنا مستحب اور چھوڑنا جائز ہے۔

دلیل :-

ان کی دلیل یہی حدیث پاک ہے۔

ہمارے نزدیک شہید کا جنازہ پڑھنا واجب ہے۔

دلیل :- بخاری میں ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدا اُحد کا جنازہ پڑھا وفات سے ایک سال قبل

سوال نمبر 4

ربیع بنت معوذ نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس جس صبح میرے ساتھ پہلی رات گزاری گئی۔ میرے بستر پر بیٹھے جس طرح تم بیٹھے ہو کچھ ہماری بچیاں دف بجانے لگیں اور تعریف کرنے لگیں ان کی جو میرے آباؤ اجداد بدر میں مارے گئے تھے یہاں تک کہ ان میں سے ایک بچی کہنے لگی ہمارے اندر ایسے نبی ہیں جو آئندہ زمانے میں ہونے والے واقعات جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچی سے فرمایا اس بات سے خاموش رہ۔

(ب)

مسئلہ نمبر 1۔ بچیوں کا خوشی کے موقع پر دف بجانا جائز ہے۔

نمبر 2۔ چھوٹی بچیاں اگر کوئی گانا گائیں بچیوں کے اندر جس میں فحاشی نہ ہو تو جائز ہے۔

نمبر 3۔ عورت کے ساتھ مجبوری کی حالت میں یا پردے کی صورت میں غیر مرد بیٹھ سکتا ہے۔

(ج)

جی ہاں اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اور باقی انبیاء کو غیب کا علم عطا فرمایا۔ قرآن پاک میں فرمایا۔ "علم الغیب فلا یظہر علی غیبہٖ احدا۔ الا من ارتضی من رسول فانہ یسلک من بین یدیہ و من خلفہ رصدا"۔

"وعلمک ما لم تکن تعلم"۔

کئی حدیثیں جن کو جمع کریں تو درجہ تواتر تک پہنچتی ہیں۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو ثابت کرتی ہیں۔ بخاری، مسلم میں ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا صبح سے شام تک اس میں اول خلق سے لے کر آخر تک سارے حالات بتائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبر کے حالات میدانِ حشر

کے حالات بتائے جنت و دوزخ کی تفصیل بتائی یہ سب غیب ہے۔
ایک اور حدیث میں ہے ملاء اعلی کے فرشتے ایک مسئلے کے اندر جھگڑ رہے تھے انہوں نے مجھ سے مل کر پوچھا۔ اللہ تعالی نے اپنا دست قدرت میرے دو کندھوں کے درمیان رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے سینے میں محسوس کی اور جو کچھ زمینوں اور آسمان میں تھا میں نے جان لیا۔

ایک اور حدیث میں فرمایا اللہ تعالی نے مجھے اوّلین اور آخرین کا علم عطا فرمایا۔

(د)

~~جواب~~

حدیث مذکور میں بچیوں کو اس بات سے روکنے کی یہ وجہ تھی کہ ایک تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم متواضع تھے اس طرح کی اپنی تعریف پسند نہیں فرماتے تھے۔ دوسرا یہ موقع کھیل کود کا تھا اس لیئے مناسب سمجھا کہ کھیل کود تک محدود رہے۔ تیسرا یہ نہیں فرمایا کہ میں مافی غد کا علم نہیں رکھتا بلکہ یہ فرمایا کہ یہ بات نہ کرو یعنی یہ بے موقع ہے۔

طاہر المبین 15.05.2010

السوال الاوّل

الجزء الاوّل

حدیث پاک کا ترجمہ:

قرآن میں دس بار دودھ پلانا اترا پھر پانچ کے ساتھ منسوخ ہوگیا اور پانچ بار دودھ پلانا حکم بن گیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی جبکہ مسئلہ ایسے ہی تھا۔

الجزء الثانی

اختلاف

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک دودھ پلانے کیلئے پانچ جسکیاں پینا ضروری ہیں۔ اگر اس سے کم ہیں شرعی رضاعت ثابت نہیں ہوگی۔
احناف کے نزدیک مقدار کوئی نہیں ایک جسکی بھی لی حرمت ثابت ہو جائیگی
ہماری دلیل یہ آیت وامھتکم التی ارضعنکم یہاں مطلق دودھ پینا کا ذکر ہے قید کوئی نہیں اس حدیث کا جواب۔

الجزء الثالث

یہ پانچ بھی منسوخ ہوگئیں تھی لیکن چونکہ نسخ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب ہوا اس لیے کسی کو پتہ چلا اور کسی کو پتہ نہیں چلا بعض صحابہ کو نسخ کا علم نہیں ہو سکا تھا ورنہ اگر وہ منسوخ نہ ہوتیں تو قرآن میں ہوتیں جب کہ ان کا کہیں ذکر نہیں۔

السوال الثانی

الجزء الاوّل

حدیث پاک کا ترجمہ:

عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم بیر بضاعہ سے وضو کریں اور یہ ایسا کنواں تھا جس میں حیض

آلودہ کپڑے کتوں کے گوشت بدبودار چیزیں پھینکی جاتیں آپ نے فرمایا پانی پاک ہے اس کو کوئی شئی پلید نہیں کر سکتی

الجزء الثانی

امام شافعی کے نزدیک پانی دو مٹکے یا اس سے زائد ہو پلیدی گرنے سے پلید نہیں ہوتا امام مالک کے نزدیک پانی میں پلیدی گرے اور اس کی کوئی وصف بدل جائے تو پلید ہو گا

ہمارا مذہب پانی جاری ہو یا جاری کے قائمقام ہو تو پلیدی گرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا

ہماری دلیل وہ حدیث ہے جس میں فرمایا پانی جب رکا ہوا ہو پیشاب وغیرہ نہ کیا جائے اس سے یہ اشارہ نکلتا ہے کہ رکا ہوا پانی پلید ہوتا ہے جاری نہیں ہوتا۔

ہم اس حدیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ الماء پر الف لام عہد کا ہے اور یہ بیر بضاعہ ہے اور اس کا پانی جاری تھا اس لیے وہ پلید نہیں ہو گا

السوال الثالث

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تھے جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کی نماز مؤخر کر کے اسے عصر کے ساتھ ملا کر پڑھتے اور جب سورج ڈھلنے سے پہلے سفر شروع کرتے تو عصر میں جلدی کر کے اسے ظہر سے ملا دیتے پھر آگے چلتے اور جب مغرب سے پہلے سفر کرتے

تو مغرب کو مؤخر کرکے اسے عشاء کے ساتھ پڑھتے اور جب مغرب کے بعد سفر کرتے تو عشاء میں جلدی کرکے اسے مغرب کے ساتھ پڑھتے

الجزء الثانی

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک سفر کی حالت میں دو نمازوں کو ایک کے وقت میں پڑھنا جائز ہے ان کی دلیل یہی حدیث ہے ہمارا مذہب یہ ہے کہ حقیقتاً ایک نماز کو دوسری کے وقت میں پڑھنا جائز نہیں ہماری دلیل قرآن کی آیت ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا ایک نماز کا وقت اسی کا ہے دوسری کا نہیں لہذا اس وقت میں وہی ادا ہوگی جواب حدیث۔ حدیث میں تصریح ہے کہ یہ جمع حقیقتاً نہ تھی بلکہ صورتاً تھی اور اس کے ہم قائل ہیں کہ ایک نماز کو مؤخر کرکے اس طرح پڑھے کہ اس سے فارغ ہو کہ اس کا ٹائم ختم ہو جائے دوسری کا ٹائم شروع ہو جائے دوسری بھی اس کے ساتھ پڑھ لے تو اب دونوں نمازیں اپنے ٹائم میں ادا ہوئیں ایک آخر وقت میں اور دوسری اول وقت میں تو یہ صورتاً تھی پڑھی گئیں جیسا کہ حدیث میں تصریح کی گئی ہے۔

السوال الرابع

الجزء الاول

حدیث پاک کا ترجمہ:

عبداللہ بن ابی سرح سے روایت ہے ابو سعید خدری جمعہ کے دن آئے مروان خطبہ دے رہا تھا انہوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی محافظ انہیں بٹھانے لگے جب نماز سے فارغ ہوئے ہم ان کے پاس آئے اور کہا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے وہ آپ کو مارنا چاہتے تھے فرمایا میں وہ دو رکعتیں ہرگز نہیں چھوڑ سکتا

جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھی بعض مرتبہ ایسا ہوا ایک آدمی جمعہ کے دن آیا جبکہ شکل میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جمعہ کا خطبہ دے رہے تھے تو اس کو آپ نے حکم دیا اس نے دو رکعت نماز پڑھی آپ خطبہ دیتے رہے۔

الجزء الثانی

اختلاف

ہمارے نزدیک دوران خطبہ تحیۃ المسجد پڑھنا جائز نہیں امام شافعی کے نزدیک جائز ہے۔ یہ حدیث ان کی دلیل ہے۔
ہماری دلیل قرآن کی یہ آیت کریمہ ہے واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون اور نماز پڑھنے والا اسے پوری طرح نہیں سن سکتا لہذا سننا واجب ہے اور یہ نفل ہیں واجب اس کی وجہ سے چھوڑا نہ جائے
دوسرا جواب یہ حدیث اس آیت اترنے سے پہلے کی ہے۔

السوال الخامس

اس سوال کا جواب پرچہ 2007ء ترمذی کے سوال نمبر 1 میں حل ہو چکا ہے۔

1

S.M.umar Farooq

2016 ترمذی شریف سالانہ

السوال الاول :-

(۱)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت
فرمایا: نماز مکتوبہ کی طرح وتر نص قطعی نہیں اور لیکن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارک ہے فرمایا: بے شک اللہ عزوجل
وتر ہے اور وتر کو پسند فرماتا ہے اے اہل القرآن تم طاق ہو۔

(۲)

احناف کا مذہب :-
سیدی امام اعظم کے نزدیک وتر واجب ہیں۔
دلیل :-
الوتر واجب علی کل مسلم۔
من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر واذا استیقظ۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک :-
ائمہ ثلاثہ کے نزدیک وتر سنت ہیں۔
دلیل :-
ان اللہ کتب علیکم فی کل یوم و لیلۃ خمس صلوٰت
الوتر رکعۃ من آخر اللیل
عن عائشۃ یوتر بواحدۃ

احناف کا جواب :-
۱ ہم وتر میں فرضیت کے قائل نہیں بلکہ وجوب کے قائل ہیں
۲ وتر عشاء کے تابع ہے علیحدہ نماز نہیں ہے

احناف کے نزدیک :-
تین رکعات ایک سلام کے ساتھ ہیں۔

دلیل :-
اماں عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تین رکعات وتر ادا کرتے تھے۔
عن عباس ثلاث یوتر بثلاث۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک :-
ایک سے لیکر نو تک رکعات ہیں دو سلاموں کے ساتھ پڑھنا افضل ہے۔
الوتر رکعتہ من آخر الیل

احناف کے مذہب کو ترجیح :-
یہ مذہب حقیقت کے قریب تر ہے۔
یہ مذہب دلائل سے مزین ہے۔
صحابی کے سوال سے لازم لزوم آ رہا ہے۔

السوال الثانی :-

(۱)
ایک آدمی نے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے لاعلمی میں ذبح سے پہلے حلق کرا لیا ہے فرمایا: کوئی حرج نہیں دوسرے آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیطان کو کنکریاں مارنے سے پہلے نحر کر لیا ہے فرمایا: کوئی حرج نہیں

احناف کے نزدیک!
مناسک حج میں ترتیب ضروری ہے خلاف کرنے میں دم لازم آتا ہے
دلیل :- حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! حج وغیرہ کی ادائیگی میں تقدیم و تاخیر سے دم لازم آتا ہے
ولا تحلقوا رؤسکم حتی یبلغ الھدی محلہ

سیدنا امام شافعی کے نزدیک:
ترتیب واجب نہیں بلکہ سنت مبارک ہے
مذکورہ حدیث سے استدلال کیا ہے۔

احناف کا جواب:
لا حرج بمعنی لا معصیۃ

السوال الثالث:-

(۱)
حضرت ابو وائل سے روایت مولیٰ علی کرم اللہ وجھہ الکریم نے کہا: ابو ھیاج اسدی سے میں تجھے روانہ کرتا ہوں جہاں مجھے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے روانہ کیا بلند قبر والی کو برابر کر دو اور تصویر کو مٹا دو۔

(۲)
مولیٰ علی کرم اللہ وجھہ الکریم نے مسلمانوں کو حکم دیا تھا۔ وہ مسلمان تھے۔ جنکو قبروں کو مسمار کا حکم دیا اس سے مراد مشرکین کی قبور ہیں۔

(۳)
اولیاء و علماء کی قبور کا ادب و احترام کیا جائے بلکہ انکو باعث ثواب سمجھا جائے
ضرورت کی بنا پر گنبد بنائے جائیں ورنہ احتراز کرو

السوال الرابع:-

(۱)
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت فرمایا متعہ اسلام کی ابتداء میں جائز تھا ایک آدمی شہر کی طرف جاتا اسکی شہر والوں سے جان پہچان نہیں ہوتی جتنی مدت وہاں رہتے تو وہاں عورت سے نکاح کر لیے جو قیام پزیر ہو جائے

وہ عورت ایک سال کی دیگر عبادت کرتے حتی کہ یہ آیت نازل ہوئی
"الا علی ازواجہم او ما ملکت ایمانہم"

(۲)

نکاح موقت میں گواہوں کا ہونا ضروری ہے
متعہ میں نہیں۔ اور نکاح میں لفظ نکاح استعمال ہوتا ہے
اور متعہ میں لفظ "استمتاع" استعمال ہوتا ہے۔
نکاح میں سکنی اور سامان وغیرہ کا ذمہ دار شوہر ہوگا۔
متعہ میں یہ چیزیں نہیں۔

(۳)

اہل سنت و جماعت کے نزدیک متعہ کرنا حرام ہے
اور اہل تشیع کے نزدیک متعہ کرنا جائز اور باعث ثواب ہے

1. یہ حدیث منسوخ ہے۔
2. اور اس پر اجماع امت ہے۔
3. الی اجل مسمی قرآن کا حصہ ہوتا تو یہ موجود ہوتی۔

اہل تشیع کی دلیل:۔
فما استمتعتم بھن الی اجل مسمی

Shahid-Afzal-Ameeri
Naqshbandi Darululoom Ghosia
Mehria Multan shareef

11—3—2021

2017 ترمذی شریف سالانہ

السوال الاول :-

(الف)

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم قضائے حاجت کیلئے آؤ
تو قبلہ کیطرف منہ نہ کرو بول اور پیشاب کے وقت اور نہ تم
اسکی طرف پیٹھ کرو اور لیکن تم مشرق اور مغرب کیطرف منہ کرو۔

(ب)

حضرت ابو ایوب انصاری کا نام خالد ابو ایوب انصاری ہے۔
آپکی بے شمار خصوصیات ہیں ان میں ایک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا آپکے گھر تشریف لانا ہے۔

(ج)

ائمہ حنفیہ اور امام مالک کے نزدیک صحراء اور چار دیواری کے اندر
قبلہ کیطرف منہ کرنا حرام ہے۔
مذکورہ حدیث اس پر دلیل ہے۔
امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک صحراء میں جائز اور چار دیواری
کے اندر بھی جائز ہے۔

السوال الثانی :-

امام اعظم کے نزدیک اذان اور اقامت دو آدمی کہہ سکتے ہیں۔
جسطرح ایک آدمی خطبہ پڑھے اور ایک جمعہ پڑھائے۔
ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اذان اور اقامت ایک ہی آدمی کہے
دوسرے کیلئے جائز نہیں مذکورہ حدیث دلیل ہے۔

السوال الثالث:

امام اعظم کے نزدیک سلام سے پہلے کے بعد سجدہ سہو جائز ہے
امام شافعی سلام کے بعد جائز ہے جو مشہور مسئلہ ہے۔

السوال الرابع:-

(الف)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے
روایت فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہیں جلب اور نہ جنب اور نہ ہی شغار اسلام میں جائز ہے
اور جو لوٹ مار کرے وہ ہم میں سے نہیں

(ب)

نکاح شغار:-

ایک آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا نکاح دوسرے کی بیٹی یا بہن کے حق المہر کے عوض نکاح کرنا جائز ہے اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا۔ لیکن حق المہر دینا پڑے گا۔
ائمہ ثلاثہ کے نزدیک جائز نہیں۔

اگر محنت کر لیتے تو آج اس پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا

قرۃ العین شاہد

سوال نمبر 1

جز (الف):۔

ترجمہ حدیث:۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اپنی امت پر مشقت نہ سمجھتا تو انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔

جز (ب):۔

مسواک نماز کی سنت ہے یا وضو کی؟

اختلاف ائمہ

امام شافعی کے نزدیک:۔

مسواک کرنا نماز کی سنت ہے

دلیل:۔

سوال میں مذکور حدیث انکی دلیل ہے

امام صاحب کے نزدیک:۔

مسواک کرنا وضو کی سنت ہے

دلیل:۔

ہماری دلیل بھی سوال میں مذکور حدیث ہے لیکن وہاں الفاظ اور ہیں عند وضوء کل صلاۃ۔

جز (ج):۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر مسواک کرنا واجب تھا؟

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر مسواک کرنا واجب نہیں تھا۔ جو چیز امت پر واجب نہیں وہ نبی پر بھی واجب نہیں۔ اور ہاں نماز تہجد نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر فرض تھی کیونکہ اس کے بارے نص موجود ہے۔

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ترجمہ عبارت:-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ رہنمائی کروں تمہاری اس چیز پر کہ جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ غلطیوں کا مٹا دیتا ہے اور اسکی وجہ سے درجے بلند فرماتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی کیوں نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نہ پسند ہو اس وقت اچھی طرح وضوء کرنا۔ اور دور سے چلکر مسجد کی طرف آنا۔ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا یہی تیاری ہے۔

اسباغ کے معانی:-

فرض:-

استیعاب الوضوء مرۃ ایک مرتبہ تمام اعضاء کا احاطہ کرنا

سنت:-

الغسل ثلاثا

تین مرتبہ دھونا

مستحب:-

الاطاعت بعد التثلیث۔

جز (ب):-

کثرۃ الخطا:-

خطا خطوۃ کی جمع ہے۔

معنی ہے جو کچھ دو قدموں کے درمیان ہے۔

مطلب یہ ہے کہ نماز پڑھنے کے لیے دور دراز سے سفر کر کے جانا

انتظار الصلوۃ بعد الصلوۃ:-

ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لیے مسجد میں بیٹھ کر انتظار کرنا۔

فذلکم الرباط:۔

کافروں کے ساتھ جنگ کے لیے تیاری کرنا

سوال نمبر 2

جز (الف):۔

ترجمہ حدیث:۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کو مغرب اور عشاء

کو مدینہ میں بغیر کسی خوف اور بارش کے جمع فرمایا۔ ابن عباس سے کہا گیا

کہ آپ نے اس کے ساتھ کیا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا تاکہ امت حرج میں

نہ پڑے:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل

1 حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے

دعا فرمائی اللھم علمہ الکتاب وفقھہ فی الدین۔ اس دعا کا یہ نتیجہ

نکلا کہ آپ بہت بڑے عالم بنے جنہیں رئیس المفسرین، ترجمان المفسرین

اور حبر امت کے لقب سے جانا جاتا ہے۔

2 حضرت زید بن ثابت انصاری جیسے جلیل القدر صحابہ جب ابن عباس گھوڑے

پر بیٹھنے کے لیے جاتے تو یہ آپ کے پاؤں رکاب میں رکھتے۔

3:۔ ایک دن جبریل علیہ السلام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بیٹھے

تھے اور حضرت عباس آئے دیکھا نبی پاک کے ساتھ کوئی بیٹھا ہے واپس چلے گئے

جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ آپ کی امت کے سب سے بڑے عالم ہیں اگر یہ مجھے

سلام کرتے تو میں انہیں سلام کا جواب دیتا۔

جز (ب):۔

جمع بین الصلاتین

جمع بین الصلاتین مزدلفہ اور عرفات میں جائز ہے اس کے علاوہ میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:۔

سفر یا مجبوری کی حالت میں ظہر اور عصر اسی طرح مغرب اور عشاء کو (جمع) اکٹھے پڑھنا جائز ہے

دلیل:۔

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔

احناف کے نزدیک:۔

جمع بین الصلاتین جائز نہیں۔

دلیل:۔

1: ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا

2:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ ایک نماز رہ گئی ہیں اب اسے دوسری نماز کے ساتھ جمع کر کے پڑھوں۔ تو آپ نے فرمایا نہیں بلکہ ایک نماز کو اس کے آخری وقت میں اور دوسری کو اسکے اول وقت میں ادا کر۔

سوال نمبر ۲

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو دو رکعت
نماز (نفل) بیٹھنے سے پہلے پڑھ لے۔

امر وجوبی یا استحبابی؟

ہمارے نزدیک امر استحبابی ہے۔ کہ جب کوئی مسجد کے اندر داخل ہو تو
دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھ لے۔

غیر مقلدین کے نزدیک:

امر وجوب کے لیے ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب کوئی مسجد
میں آئے تو دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھنا اس پر واجب ہے۔

جز (ب):-

تحیۃ المسجد بیٹھنے کے ساتھ فوت ہو جائے گی؟

نہیں تحیۃ المسجد بیٹھنے کے ساتھ فوت نہیں ہوتی بلکہ اگر بیٹھ کر پھر
دو رکعت نماز تحیۃ المسجد پڑھ لیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

پرچہ ترمذی شریف سالانہ 2019

سوال نمبر5

جز (الف):-

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قوم کی کوڑا کرکٹ پر تشریف لائے، آپ نے وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا، میں آپ کے پاس وضو کا پانی لے آیا اور میں پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا یہاں تک کہ میں آپ کی ایڑیوں کے قریب ہو گیا، آپ نے وضو فرمایا اور موزوں پر مسح کیا۔

جز (ب):-

دونوں حدیثوں میں تطبیق:-

تطبیق کی تین صورتیں ہیں

1: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جو فرمایا وہ عظمت تھا اور جو خود کیا وہ بیان جواز کے لیے کیا کہ مجبوری کے وقت کھڑے ہو کر پیشاب کرنا جائز ہے۔

2:

اس کوڑا کرکٹ والے ڈھیر پر گندگی تھی پیشاب کرنے سے چھینٹے پڑنے کا خدشہ تھا

3:

سنن بیہقی وغیرہ میں تصریح ہے کہ آپ کو گھٹنوں میں درد تھا اور عربوں میں اس بیماری کا علاج کھڑے ہو کر پیشاب کرنا تھا ان وجوہات کی بنا پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا۔

جز (ج) آدمی جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو کیا پڑھے

آدمی جب بیت الخلاء میں داخل ہو تو یہ دعا پڑھے۔

اللھم انی اعوذ بك من الخبث والخبائث

پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ، پیٹھ کرنا؟

پیشاب (چھوٹا ہو یا بڑا) کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا اور پیٹھ کرنا دونوں منع ہے۔ چاہے کھلے میدان میں ہو یا صحرا میں۔

سوال نمبر 2

جز (ا):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے عورتیں واپس ہو کر جاتیں انصاری نے کہا عورتیں اپنی چادروں میں لپٹ کر جاتیں انہیں اندھیرے کی وجہ سے کوئی پہچان نہیں سکتا تھا۔

(ii) ترجمہ حدیث:-

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا فجر کو خوب روشن کر کے پڑھو کیونکہ اس سے اجر میں اضافہ ہوتا ہے۔

جز (الف):-

دونوں حدیثوں میں تطبیق:

1: پہلی حدیث اس وقت کی ہے جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کچھ مصلحتوں کی بناء پر نماز اندھیرے میں ادا فرماتے تھے۔

دونوں وقتوں میں نماز پڑھنا جائز ہے یعنی اندھیرے اور روشنی میں لیکن ہمارے نزدیک روشنی میں پڑھنا افضل ہے۔ اور ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے۔

امام طحاوی:۔

امام طحاوی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ آدمی نماز اندھیرے میں شروع کرے قراءت لمبی کر کے اسے روشنی میں ختم کرے۔

جز (ب):۔

فجر کی نماز اندھیرے یا روشنی میں پڑھنا؟

ائمہ ثلاثہ کے نزدیک:۔

صبح کی نماز اندھیرے میں پڑھنا افضل ہے

امام اعظم ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک:۔

صبح کی نماز روشنی میں پڑھنا افضل ہے۔

دلیل:۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر

ائمہ ثلاثہ کی دلیل:۔

سوال میں مذکور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا والی روایت ہے۔

ائمہ ثلاثہ کی دلیل کا جواب:۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مصلحتوں کی بناء پر کچھ عرصہ اندھیرے میں نماز پڑھائی باقی کمان وغیرہ محققین کے نزدیک ہر جگہ استمرار کو نہیں چاہتا اگر قرینہ کوئی نہ ہو۔

سوال نمبر 3

جز (الف):-

ترجمہ عبارت:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رات کو دو، دو رکعت نماز (نفل) پڑھتے۔ اور (دو کے ساتھ) ایک (ملا کر) وتر پڑھتے۔

وتر کی فضیلت پر حدیث:-

1: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ تم پر ایک نماز بڑھا دی گئی ہے اور وہ وتر ہے۔ اگر تم سے کہا جائے کہ تم سونے کا اونٹ / پہاڑ لو گے یا وتر تو تم اس پر وتر کو ترجیح دو۔ کیونکہ اس میں اجر زیادہ ہے۔

2:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وتر حق ہیں جو وتر نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ اور آپ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔

جز (ب):۔

وتر کی رکعتوں کے بارے اختلاف ائمہ

اس بارے ائمہ کا اختلاف ہے کہ وتر کی کتنی رکعتیں ہیں

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک:

وتر تین رکعتیں ہیں ایک سلام کے ساتھ

دلیل:۔

1 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا فرماتے۔ پہلی رکعت میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور دوسری رکعت میں قل یاایہا الکفرون اور تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد پڑھتے تھے۔

2: الوتر ثلاث کوتر النہار صلاۃ المغرب او کما قال:

امام شافعی کے نزدیک:

وتر ایک رکعت کے لیے کر اتک پڑھ سکتے ہیں۔

دلیل:۔

سوال میں مذکور حدیث ظاہرا انکی دلیل ہے۔

امام مالک کے نزدیک:۔

وتر تین رکعت ہیں دو سلام کے ساتھ

دلیل:۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتر کو مغرب کی نماز کے مشابہ نہ کرو۔ انہوں نے اس سے استنباط کیا کہ مغرب کی نماز میں تین رکعتیں اور ایک سلام ہے لہذا وتر میں بھی تین رکعتیں ہیں لیکن سلام دو ہیں۔

احناف کا مذہب:۔

اس مسئلہ میں احناف کے مذہب کو ترجیح ہے کیونکہ عبداللہ بن عباس نے تصریح فرما دی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم وتر تین رکعت ادا فرماتے اور اس میں فلاں فلاں سورت قرات فرماتے۔

سوال نمبر ۵

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح کا اعلان کیا کرو۔ اور نکاح مسجدوں میں پڑھا کرو۔ اور اس پر دف بجایا کرو۔

حدیث میں واقع امر؟

حدیث میں واقع تمام امر استحباب میں ہیں۔ یعنی اس طرح کرنے میں حرج نہیں بلکہ یہ مستحب عمل ہیں۔

جز (ب)

ولیمہ نکاح سے پہلے ہے یا بعد میں؟

سنت طریقے کے مطابق ولیمہ نکاح کے بعد ہے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سارے ولیمے نکاح کے بعد فرمائے۔

تاہم اگر کوئی ولیمہ نکاح سے پہلے رکھتا ہے تو اس میں حرج نہیں۔

بن بلائے ولیمہ پر آنا؟

اگر کسی کو ولیمہ کی دعوت نہیں دی گئی وہ آ گیا تو شادی والوں کو فراخدلی کا مظاہرہ کرنا چاہیے تاکہ وہ محسوس نہ کرے کہ یہ میرے آنے سے تنگ ہو رہے ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کی دعوت عام ہو۔ یعنی اس میں غریب امیر سب شریک ہوں۔ ایک حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرماتا ہے اس ولیمہ پر جو صرف امیروں کے لیے رکھا گیا ہو۔

پرچہ ترمذی شریف سالانہ 2020

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ سے پوچھا جا رہا تھا اس پانی (کی پلیدی) کے بارے جو کھلی فضا میں ہو اور اس سے چوپائے، درندے وغیرہ پیتے ہوں۔ ابن عمر نے کہا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پانی دو مٹکے ہو تو وہ پلیدی نہیں اٹھا سکتا۔

ترکیب نحوی:-

اذا کان الماء قلتین لم یحمل الخبث:

اذا حرف شرط، کان فعل ناقص، الماء اسم کان کا، قلتین خبر، لم حرف جزم، یحمل فعل مضارع، الخبث مفعول بہ، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط اپنی جزا سے مل کر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

جز (ج):-

قلتین کا معنی:-

یہ قلہ کی تثنیہ ہے قلہ کا معنی ہے مٹکا، گھڑا۔ قلتین کا مطلب دو مٹکے اور یہ ماء کثیر کے حکم میں ہے۔ کسی صحیح حدیث میں اس کی مقدار متعین نہیں کی گئی۔

بعض نے کہا ایک قلہ اڑھائی سو رطل کا ہوتا ہے اور بعض نے تین سو کہا پہلے کے مطابق یہ پانچ سو رطل ہوئے دوسرے قول کے مطابق چھ سو رطل ہوا۔

الماء طهور لا ینجسه شئ:-

الماء پر الف لام جنس کا ہے اور اس سے مراد وہ پانی ہے جو پاک ہو۔

مطلب یہ ہے کہ جاری پانی میں پلیدی گرنے سے وہ پانی پلید نہیں ہوتا۔

سوال نمبر 2

جز (الف):۔

ترجمہ عبارت:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گرمی سخت
ہو جائے تو ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔ کیونکہ گرمی کی شدت دوزخ
کی حرارت سے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام:۔

جاہلیت میں آپ کا نام
عبد شمس تھا۔

اسلامی نام:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسلامی نام
کئی بتائے گئے ہیں۔

مشہور ترین نام:۔

عبد اللہ، عبد الرحمٰن ہے:

کنیت کی وجہ تسمیہ:۔

ایک دن آپ بلی کے بچے کو بغل میں
لے کر کہیں جا رہے تھے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لیا
اور فرمایا انت ابو ہریرہ۔
اسی دن سے آپ اسی نام سے مشہور ہو گئے۔

جز (ب):۔

ظہر کی تعجیل و تاخیر کے بارے مذاہب

امام اعظم، احمد، مالک کے نزدیک:۔

ظہر سردیوں میں جلدی اور گرمیوں
میں تاخیر کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

دلیل:۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ ظہر کو سردیوں میں جلدی ادا کرو اور گرمیوں میں تاخیر کے ساتھ ادا کرو۔

امام شافعی کے نزدیک:۔

ظہر سردی و گرمی دونوں میں تعجیل کے ساتھ پڑھنی چاہیے۔

دلیل:۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر فاروق سے زیادہ جلدی کسی اور کو ظہر کی نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جز (ج):۔

اوقات نماز

فجر کا وقت:۔

صبح صادق کے طلوع ہونے سے سورج نکلنے تک

ظہر کا وقت:۔

سورج ڈوبنے سے سایہ ایک یا دو مثل ہونے تک۔

عصر کا وقت:

سایہ ایک یا دو مثل ہونے سے سورج غروب ہونے تک۔

مغرب کا وقت:

سورج غروب ہونے سے شفق کے غائب ہونے تک

عشاء کا وقت:۔

شفق کے غائب ہونے سے صبح صادق کے طلوع ہونے تک۔

سوال نمبر 3

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو وائل نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے ابو الہیاج اسدی سے فرمایا میں تجھے اس کام پر بھیج رہا ہوں، جس
پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھیجا تھا۔ وہ یہ ہے کہ کسی قبر کو اونچا
مت چھوڑ مگر برابر کر دے۔ اور کسی صورت کو نہ چھوڑ مگر اسے مٹا دے۔

تحسین:-

یہاں مومن کی قبر مراد ہے۔ کیونکہ کچھ بزرگوں کی قبروں
کو کوڑن خلیفوں نے بہت اونچی بنا دی ہیں تاکہ دو کاندار بھی رہے۔

جز (ب):-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کی قبروں کو برابر کرنے کا حکم دیا۔

نبی پاک نے مشرکین کی قبروں کو برابر کرنے کے لیے بھیجا تھا۔ دراصل وہ
اپنی قبریں بہت زیادہ اونچی بنواتے تھے تاکہ باہر والا دیکھ
کر عظیم ہستی تصور کرے۔

جز (ج):-

اولیاء کرام، اور علماء کی قبروں کا حکم۔

نبی پاک صلی اللہ
علیہ وسلم کے دور میں صحابہ نے نبی پاک اور صحابہ کی جتنی قبریں بنائی وہ زمین
سے 9 انچ اوپر تھیں۔ اگر اولیاء و علماء کی قبریں اتنی اونچی ہوں تو اس میں حرج نہیں۔
بعض اولیاء کی مزارات کو خلیفوں نے اپنی دوکانداری کے لیے اونچا بنایا
شیخ عبد الحق نے فرمایا اور فتح القدیر وغیرہ میں تصریح ہے کہ قبر سطح زمین سے ایک بالشت اونچی ہونی چاہیے
علامہ شامی نے تصریح کی ہے کہ اگر کوئی مقبرہ بنانا چاہیے کچھ مقاصد کے لیے تو یہ مستحب عمل ہے جیسے قرآن خوانی
کے لیے تاکہ لوگ بیٹھ کر پڑھیں وغیرہ۔ تاہم اس معاملہ میں فضول خرچی نہیں
کرنی چاہیے۔

سوال نمبر 1

جز (الف):۔

ترجمہ حدیث:۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایسی نماز سے فارغ ہوئے جس میں آپ نے زور سے قراءت فرمائی۔ پھر فرمایا میرے ساتھ تم میں سے اب کسی نے پڑھا ایک آدمی نے عرض کی جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں سوچ رہا تھا کہ مجھے کیا ہو گیا ہے میں قرآن میں جھگڑا جا رہا ہوں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا لوگ جہری نمازوں میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قراءت کرنے سے رک گئے جس دن سے انہوں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا۔

جز (ب):۔

قراءت خلف الامام

اختلاف ائمہ

ائمہ اربعہ کے نزدیک:۔

امام کے پیچھے قراءت کرنا منع ہے

دلائل:۔ 1۔

واذا قرئ القرآن فاستمعوا له وانصتوا لعلکم ترحمون

2:۔

من کان له امام فقراءة الامام له قراءة

3:۔

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔

4:۔

مسلم شریف میں ہے ایک آدمی نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سری نماز میں قراءت کی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا

سوال نمبر 2

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

شعبی نے کہا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں نماز پڑھائی۔ دو رکعت پڑھنے کے بعد کھڑے ہو گئے قوم نے تسبیح کہی انہوں نے بھی تسبیح کہی جب نماز سے فارغ ہوئے تو دو سجدے سہو کیے۔ بیٹھ گئے پھر صحابہ کرام کو بتایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی کیا جس طرح انہوں نے کیا۔

جز (ب):-

سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے یا بعد میں؟

اختلاف ائمہ

احناف کے نزدیک:-

سجدہ سہو سلام کے بعد ہے

امام شافعی کے نزدیک:-

سجدہ سہو سلام سے پہلے ہے

امام مالک کے نزدیک:-

سجدہ سہو اگر نماز میں زیادتی کی وجہ سے کر رہا ہے تو بعد سلام کے کرے اگر کمی کی وجہ سے کر رہا ہے تو سلام سے پہلے کرے۔

امام احمد کے نزدیک:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں سلام سے پہلے سجدہ سہو فرمایا وہاں پہلے کرے۔ جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد میں کیا وہاں بعد میں کرے۔

سوال نمبر 3

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے فرمایا

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے میں آپ کے ساتھ تھا۔ ایک انصاری عورت کے گھر گئے، اس نے آپ کے لیے بکری ذبح کی، آپ نے اس کا گوشت تناول فرمایا وہ آپ کے پاس کھجوروں کا گچھا لے آئی آپ نے اس سے چند کھجوریں لی۔ پھر ظہر کا وضو کیا اور نماز پڑھی، نماز سے فارغ ہونے کے بعد آئے اور بکری کا باقی ماندہ گوشت تناول فرمایا پھر عصر کی نماز پڑھی لیکن وضو نہ کیا۔

جز (ب) :-

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو کا حکم

ائمہ اربعہ کے نزدیک :-

آگ پر پکی ہوئی چیز کھانے سے وضو نہیں ٹوٹتا

دلیل :-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔

جز (ج) :-

حدیث الوضوء مما مست النار کا جواب

اس کے دو جواب ہیں۔

1 :-

یہ وضو شرعی نہیں بلکہ ہاتھ، منہ وغیرہ صاف کرنے کے لیے تھا۔

2 :-

اس جیسی حدیثیں منسوخ ہیں کیونکہ ابوداؤد وغیرہ میں ہے،

کان آخر الامرین ترک الوضوء مما مست النار

سوال نمبر 4

جز (الف):-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم بئر بضاعۃ سے وضو کریں؟ جبکہ وہ ایسا کنواں ہے جس میں حائضہ عورتوں کے کپڑے کتوں کے گوشت اور بدبودار چیزیں پھینکی جاتی ہیں۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانی پاک ہے اسے کوئی شئی پلید نہیں کرتی۔

جز (ب):-

اختلاف ائمہ: الماء طہور لا ینجسہ شئی:

احناف کے نزدیک:-

جاری پانی پلیدی گرنے سے پلید نہیں ہوتا۔

دلیل:-

لا یبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لا یجری ثم یغتسل منہ

امام شافعی کے نزدیک:-

قلتین یا اس سے زیادہ پلیدی گرنے سے پانی پلید نہیں ہوتا۔

دلیل:-

1. اذا بلغ الماء اربعین قلۃ لم ینجس
2. اذا بلغ الماء قلتین لم یحمل الخبث

امام مالک کے نزدیک:

اگر پانی کا وصف تبدیل ہو جائے تو پلید ہو گا ورنہ نہیں۔

دلیل:-

الماء طہور لا ینجسہ شئی